

## 9208-احلام طبعی چیز ہے اس پر انسان کا مواخذہ نہیں ہوگا

سوال

میں حسب استطاعت حرام کام کرنے سے اختتاب کی کوشش کرتا ہوں لیکن بعض اوقات بیدار ہوتا ہوں تو احالم کی بنابریاں گیلہ ہوتا ہے، اس کا حکم کیا ہے، آیا یہ حرام تو نہیں؟ اور اس سے چھکارا حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے، کیونکہ یہ چیز بہت ہی شرمندگی کا باعث ہے؟

پسندیدہ جواب

الله سبحانہ و تعالیٰ نے انسان میں شوت کا مادہ رکھا ہے، اور اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ اگر ان میں نکاح کی استطاعت ہے تو وہ اس طاقت کو صحیح طرح استعمال کریں، تاکہ دنیاوی مصلحت پوری ہو اور خاندان بن سکیں، اور معاشرہ کو تقویت حاصل ہو، اور اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق دنیا کی آبادی ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے جوبندوں میں یہ طاقت (شوت) جمع کی ہے وہ زیادہ ہوتا سے نکالنے کے لیے احالم کے ذریعہ خارج کیا ہے، اور یہ دونوں جنسوں یعنی مردوں و عورتوں میں قوت خارج کرنے کا سبب ہے، جس میں انسان کا اپنا کوئی دخل نہیں، بلکہ یہ بشری اور انسانی طبیعت کا تقاضا ہے، اس پر انسان کا مواخذہ نہیں کیا جائیگا، اس کی دلیل یہ ہے کہ:

1- علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تمن اشخاص سے قلم اٹھایا گیا ہے، سوئے ہوئے شخص سے حتیٰ کہ وہ بیدار ہو جائے، اور بچے سے حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائے، اور مجنون اور پاگل سے حتیٰ کہ وہ عقلمند ہو جائے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1343) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3032) سنن نسائی حدیث نمبر (3378).

اسی طرح یہ حدیث ترمذی کے علاوہ باقی سنن میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے.

اور اس حدیث کو امام ترمذی نے اور امام نووی نے شرح مسلم (14/8) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور سوئے ہوئے شخص کو کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کیا کر رہا ہے، چنانچہ وہ بھی مرفوع القلم میں شامل ہوتا ہے، اور خواب نیند میں آتی ہے اس لیے خواب ان اشیاء میں شامل ہو کی جو معاف ہیں.

2- بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے احلاف کو تبلوغت کی علامت قرار دیا ہے، اسی لیے فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿أَوْ جِبْ تُمْ مِّنْ سَبَقَ بُلُوغَتْ كَوْهْنَجْ جَاهِيْنْ تَوَهْ أَجَازَتْ طَلْبَ كَرِيْنَ ..﴾، النور (59).

اس لیے اگر احالم حرام ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسے بلوغت کی علامت قرار نہ دیتا.

3- زینب بنت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

”ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاہیں اور عرض کیا:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا، چنانچہ کیا اگر عورت کو احتمام ہو تو وہ بھی غسل کرے گی؟

torsoul karim sali اللہ علیہ وسلم ne frimaya:

"جی ہاں جب وہ پانی دیکھے، تو ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور کہنے لگی:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا عورت کو بھی احتمام ہوتا ہے؟

torsoul karim sali اللہ علیہ وسلم frimane lge:

جی ہاں، تیرے ہاتھ خاک آلوہ ہوں، تو پھر اس کی بچہ اس کی مشابست کیسے اختیار کرتا ہے؟"

صحیح بخاری حدیث نمبر (130) صحیح مسلم حدیث نمبر (313).

4- عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو اپنا بابا سُلیمان پاٹے اور اسے احتمام ہونا یاد نہ ہو.

torsoul karim sali اللہ علیہ وسلم ne frimaya ke وہ غسل کرے.

اور ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جسے احتمام تو ہوا ہو لیکن وہ لباس گیانہ پاٹے؛

torsoul karim sali اللہ علیہ وسلم ne frimaya:

اس پر غسل نہیں ہے.

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگیں : اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا اگر عورت ایسا دیکھے تو اس پر بھی غسل ہے؟

torsoul karim sali اللہ علیہ وسلم ne frimaya : جی ہاں، عورت میں بھی مردودوں کی طرح ہی ہیں۔"

سنن ترمذی حدیث نمبر (113) سنن ابو داؤد حدیث نمبر (236).

عجمونی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ :

ابن قطان رحمہ اللہ کہتے ہیں : یہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے طریق سے ضعیف ہے، اور انہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریق سے صحیح ہے.

دیکھیں : کشف الخفاء (248/1).

خلاصہ یہ ہوا کہ :

احتمام ایک طبعی چیز ہے، اور اس سے چھٹکارا اور خلاصی ممکن نہیں اور جس حد تک آپ نے محسوس کیا یہ کوئی شرمندگی والا معاملہ نہیں ہے.

والله اعلم.